

10232-ادیان کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کی دعوت کا حکم

سوال

ہم امریکہ میں اپنی استطاعت کے مطابق منہج سلف پر دعوت الی اللہ کا کام کر رہے ہیں، لیکن ان آخری دنوں میں ایک بہت ہی خطرناک اور اہم معاملہ پیش آیا جسے آسمانی ادیان (اسلام، یہودیت، عیسائیت) کو آپس میں ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔

اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور ہر دین کا ایک مبعوث بھیجا جاتا ہے تاکہ ان ادیان میں پیدا شدہ خلاء کو پر کر کے ان ادیان کو قریب کیا جائے، اور یہ لوگ گرجا گھروں کنیسوں اور یہودیوں کے عبادت خانوں میں جمع ہوتے ہیں بلکہ وہ مشترکہ طور پر نماز بھی پڑھتے ہیں، اور اس میں تینوں ادیان کے افراد بہت بڑی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فلسطین میں تحلیل کے اندر وہاں قتل و غارت کے بعد کیا گیا۔

تو سوال یہ ہے کہ :

یہ مسلمان علماء یا جو اپنے آپ کو اہل علم شمار کرتے ہیں کے نمائندہ شمار کیے جاتے ہیں۔

ہمارے درمیان تو اس بات پر بحث بھی ہو چکی ہے کہ آیا اس طرح کے اجتماعات میں شرکت کرنی جائز ہے یا کہ نہیں۔

جتنی کہ ان اجتماعات میں اپنے آپ کو مسلمان علماء کہنے والے پادریوں سے مصافحے اور معائنے بھی کرتے ہیں اور ایسے اجتماعات میں دعوت کا کوئی موقع نہیں بلکہ یہ تو صرف تینوں ادیان کو قریب کرنے کی کمیٹی پر ہی سب کچھ ہوتا ہے۔

تو کیا ایسے مسلمان پر جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اس قسم کے اجتماعات میں شریک ہو اور کنیسوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں جا کر عیسائی پادریوں کو سلام اور ان سے مصافحے اور معائنے کرتا پھرے ؟

اس طرح کہ معاملہ پورے امریکہ میں پھیل چکا ہے آپ سے گزارش ہے کہ اس کا کوئی حل ارسال کریں، اس لیے کہ ہم نے آپ کو فیصل اور حاکم مانا ہے تاکہ امریکہ کی حد تک اس فتنہ کو ختم کیا جاسکے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

فتویٰ کمیٹی نے غور و خوض کرنے کے بعد مندرجہ ذیل جواب دیا :

اول :

اللہ تعالیٰ کی اپنے رسولوں پر نازل کردہ کتابوں میں اصول ایمان ایک ہی جیسے تھے (وہ کتابیں تورات و انجیل اور قرآن، اور جس کی اللہ تعالیٰ کے رسولوں ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، وغیرہ نے دعوت پیش کی)

پہلے آنے والوں نے بعد میں آنے والوں کی خوشخبری دی اور بعد میں آنے والوں نے پہلے آنے والوں کی تصدیق اور مدد اور اس کی شان کی تعظیم کی، اگرچہ بالجملہ حسب ضرورت زمانے اور حالات اور بندوں کی مصلحت اور اللہ تعالیٰ کی حکمت و عدل اور رحمت اور اس کے فضل کے اعتبار سے فروعات میں اختلاف پایا گیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{رسول اس چیز پر ایمان لایا جو اس کی طرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کی گئی اور مؤمن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں بھی ہم تفریق نہیں کرتے، انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری طرف ہی لوٹنا ہے} البقرة (285)۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے انہیں ہی اللہ تعالیٰ پورا اجر و ثواب دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت کا مالک ہے} النساء (152)۔

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

{جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا کہ میں تمہیں جو کچھ کتاب و حکمت دوں اور پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس پائی جانے والی چیز کی تصدیق کرے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو؟

سب نے کہا ہمیں اقرار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثواب گواہ رہنا اور میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

تو اس کے بعد جو بھی پلٹ جائیں وہ یقیناً پورے نافرمان ہیں

کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے علاوہ اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمان و زمین والے اللہ تعالیٰ کے ہی فرمانبرداری اور مطیع ہیں (ان کی اطاعت) خوشی سے ہو یا ناخوشی سے، سب اللہ تعالیٰ ہی طرف لوٹائے جائیں گے۔

آپ کہہ دیجئے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اور یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر نازل کیا ہے اور جو کچھ موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء پر نازل کیا گیا پر ایمان رکھتے ہیں، ہم ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار ہیں۔

جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا {آل عمران (81-85)۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر ابراہیم خلیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرے انبیاء اور ان کی دعوت توحید کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا :

{یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تھی تو اگر یہ (کافر) لوگ نبوت کا انکار کر دیں تو ہم نے اس کے لیے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیے ہیں جو اس کے نہیں ہیں

یہی لوگ ایسے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی تو آپ بھی ان ہی کے راستہ پر چلیے آپ کہہ دیجئے! کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ تو طلب نہیں کرتا یہ تو صرف تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے {الانعام (89-90)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان اس طرح بھی ہے :

﴿سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم علیہ السلام کے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا کہنا مانا اور یہ نبی اور جو لوگ ایمان لائے، اور مومنوں کا ولی اور سہارا اللہ تعالیٰ ہی ہے﴾۔ آل عمران (68)

اور ایک جگہ پر کچھ اس طرح فرمایا :

﴿پھر ہم نے آپ کی طرف یہ وحی فرمائی کہ آپ ملت ابراہیم حنیف کی اتباع کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے﴾۔ النحل (123)۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمایا ہے :

﴿اور جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے کہا کہ اے بنو اسرائیل میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اپنے سے قبل آنے والی تورات کی تصدیق کرنے والا اور اپنے آنے والے رسول کو خوشخبر دینے والا ہوں جس کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے﴾۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلی تمام کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے اس لیے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ تعالیٰ کی نازل کتاب کے ساتھ حکم کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خوبشات کے پیچھے نہ جائیے، تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے﴾۔ المائدہ (48)۔ اور بھی آیات ہیں

حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے زیادہ قریب اور اولی ہوں سب انبیاء علاقائی بھائیوں کی طرح ہیں ان کا دین ایک اور شریعتیں مختلف ہیں) صحیح بخاری۔

دوم :

یہود و نصاریٰ ہے کلمات کا ان کی جگہ سے اٹھا کر ان میں تحریف کر ڈالی اور جو کچھ ان پر نازل کیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا اس میں تبدیلی کر لی تو اس طرح انہوں نے اپنے اصل دین اور اپنے رب کی شریعت کو بدل ڈالا۔

ان تبدیلیوں اور تحریفوں میں سے یہودیوں یہ قول بھی ہے کہ وہ عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں، ان کا خیال و گمان ہے کہ چھ دنوں میں آسمان و زمین کو پیدا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کو اکٹا ہٹ اور تھکاوٹ ہو گئی تو ہفتہ کے دن اللہ تعالیٰ نے آرام فرمایا۔

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا اور انہیں قتل کر دیا ہے۔

انہوں نے حیلہ کر کے ہفتہ کے دن اللہ تعالیٰ کی جانب سے حرام کردہ شکار کو حلال کر لیا۔

انہوں نے حد زنا (رجم) کو منسوخ کر دیا، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ﴿بلاشبہ اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں﴾۔ اور ان کا یہ بھی قول ہے کہ ﴿اللہ تعالیٰ کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہے﴾۔

اس کے علاوہ خواہشات کے پیچھے چلتے ہوئے بہت سی قولی اور عملی تحریفات کر لیں۔

اور عیسائی یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انہیں الہ کا درجہ بھی حاصل ہے، اور یہودیوں کے تصدیق میں وہ یہ بھی کہتے ہیں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا اور انہیں قتل کر دیا ہے۔

اور دونوں فریقوں کا خیال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں، اور دونوں فریق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے لائے ہوئے دین کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے طرف سے ہی حد و بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور ان کی تصدیق اور مدد و تعاون کریں گے جس کا انہوں نے اقرار بھی کیا۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے غلط عقائد اور اسلام مخالف کام، اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت سارے جھوٹ اور کذب و افتراء اور ان کی طرف نازل کردہ شریعت و عقائد میں تحریف و تبدیل اپنی کتاب میں بیان کیے ہیں اور انہیں ذلیل کرتے ہوئے ان کا رد بھی اپنی کتاب میں کیا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس طرح دنیا کاتے ہیں، ان ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کے کمائی کو ہلاکت اور افسوس ہے

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو صرف چند روز جہنم میں رہیں گے، ان سے کہو کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی پروانہ یا عہد ہے؟ اگر ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا، بلکہ تم تو اللہ تعالیٰ کے ذمے وہ باتیں لگاتے ہو جنہیں تم جانتے ہی نہیں {البقرة (79-90)}

اور اللہ رب العزت نے فرمایا :

۔ {اور وہ یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی بھی جنت میں نہیں جائے گا یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو}۔ البقرة (111)۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح ذکر کیا ہے :

{اور وہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت یافتہ بن جاؤ گے، آپ کہہ دیں بلکہ صحیح راستہ پر تو ملت ابراہیمی پر چلنے والے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام خالص اللہ تعالیٰ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے

اے مسلمانوں تم سب یہ کہو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی اور جو چیز ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد پر اتاری گئی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام دیئے گئے، ہم ان میں سے کسی ایک درمیان فرق نہیں کرتے، اور ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں {البقرة (135-136)}۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

۔ {یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبادت شمار کرو حالانکہ دراصل وہ کتاب میں سے نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں، وہ تو دانستہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں}۔

اور سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{ یہ سزا تھی } ان کی عمدہ شکنجی اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناحق قتل کرنے کے سبب سے اور ان کے یہ کہنے کے سبب کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لیے یہ بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہیں

اور ان کے کفر کے باعث اور اور مریم علیہا السلام پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث، یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا، بلکہ ان کے لیے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا، یقیناً جانو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں انہیں اس کا کوئی یقین نہیں یہ سب تخمینی باتوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں اتنا تو یقین ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا { النساء (157) }۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

۔ { اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں، آپ کہہ دیجئے اگر یہی بات ہے تو پھر } تمہیں اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کی سزائیں دیتا ہے، بلکہ تم تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بشر ہو۔ }

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے :

{ یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یہ قول تو صرف ان کے منہ کی باتیں ہیں، پہلے منکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں غارت کرے وہ کیسے پلٹے جارہے ہیں

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو بھڑکڑا کر اپنے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا اور مریم کے بیٹے مسیح کو بھی { التوبہ (30) }

اور ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا :

۔ { ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود اس کے کہ حق واضح ہو چکا ہے محض حدود بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں۔ }

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ جس سے ان کے کذب و افتراء اور تناقض و ذلت جس سے تعجب ختم نہیں ہوتا، ان کے حالات کے نمونے ذکر کرنے کا مقصد مندرجہ ذیل جواب کی بنیاد فراہم کرنا تھی۔

سوم :

اور پر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو دین اپنے بندوں کے لیے مشروع کیے وہ ایک ہے اور اسے قرب کی کوئی ضرورت نہیں، اور اسی طرح یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہودی اور عیسائیوں نے نازل کردہ اپنے دین میں تغیر و تبدل اور تحریف کر لی تھی حتیٰ کہ تحریف کے بعد ان کا دین جھوٹ اور بہتان اور کفر و ضلال کا دین بن کر رہ گیا۔

تو اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کی اور ان کے علاوہ دوسروں کی جانب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عمومی رسول بنا کر مبعوث کیا تاکہ اس حق کو بیان کیا جائے جو انہوں نے چھپا رکھا تھا اور عقائد و احکام میں جو فساد پیدا کر دیا تھا اس کی تصحیح کریں اور انہیں اور ان کے علاوہ دوسروں کو سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

{اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آچکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے، اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضائے رب چاہتے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندیہروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے، اور راہ راست کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے} المائدہ (15-16)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :

{اے اہل کتاب! یقیناً ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک قفے بعد آپہنچا ہے جو تمہارے لیے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں، پس اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آپہنچا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے}۔ المائدہ (19)۔

لیکن حق کے واضح ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے دشمنی و بغاوت اور حسد و کینہ کی بنا پر حق سے لوگوں کو بھی روکا اور خود بھی حق سے اعراض کیا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{ان اہل کتاب کے اکثر لوگ باوجود حق کے واضح ہو جانے کے محض حسد و بغض کی بنا پر تمہیں بھی ایمان سے ہٹا دینا چاہتے ہیں، تم بھی معاف کرو اور چھوڑ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کر دے یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے}۔ البقرہ (109)۔

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا :

{جب کبھی ان کے پاس اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول ان کی تصدیق کرنے والا آیا، ان اہل کتاب کے ایک فرقہ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا جانتے ہی نہ تھے}۔ البقرہ (101)

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{اہل کتاب کی کافراور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے (اور وہ دلیل یہ تھی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے جن میں صبح اور درست احکام ہوں}۔ البیہ (1-3)۔

ان کے باطل پر اصرار کرنے اور حسد و بغض اور کینہ رکھتے ہوئے واضح دلائل سے سرکشی کرنے کے باوجود کس طرح ایک عقل مند یہ امید رکھ سکتا ہے کہ ان کے اور کچے سچے مسلمانوں کے درمیان بھی قربت ہو سکتی ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{مسلمانوں! کیا تمہاری خواہش ہے کہ یہ لوگ ایماندار بن جائیں، حالانکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کلام اللہ کو سن کر عقل و علم والے ہوتے ہوئے بھی اس میں تحریف کر ڈالتے ہیں}۔ البقرہ (75)۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

{یقیناً ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنمیوں کے بارہ میں آپ سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی}

آپ سے یہود و نصاریٰ اس وقت تک ہرگز راضی نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کو قبول نہ کر لیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کا نہ تو کوئی ولی ہوگا اور نہ ہی مدد کوئی مددگار {البقرة (119-120)}۔

اور ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی ہتھانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن اور واضح دلیلیں آجانے کے بعد کافر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا}۔ آل عمران (86)۔

بلکہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دشمنی اور کفر میں اپنے مشرک بھائیوں سے زیادہ سخت نہیں تو کم از کم ان کے برابر تو ہیں ہی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے :

{تو آپ جھٹلانے والے لوگوں کی بات نہ مانیں، وہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ آپ نرم ہو جائیں اور کچھ وہ نرم ہو جائیں}۔ القلم (8-9)۔

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتے ہیں :

{آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں، تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے}۔ الکافرون (1)۔ (6)۔

جس کو بھی اس کا نفس اسلام اور یہودیت، عیسائیت کے درمیان جمع کرنے کا کہے وہ تو اسی طرح ہے کہ جو دو مخالف چیزوں یعنی حق و باطل اور کفر و ایمان، یا آگ اور پانی کو جمع کرنے کی کوشش کرے۔

ایسا شخص تو اس جیسا ہی ہوگا جس کے متعلق کسی نے کہا ہے :

اے ثریا اور سہیل ستارے کا آپس میں نکاح کرنے والے اللہ تیری عمر دراز کرے یہ دونوں آپس میں کیسے مل سکتے ہیں؟

ثریا شام کی جانب اور سہیل یمن کی طرف ہے کچھ تو حوش و حواس قائم کرو۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہودیت اور عیسائیت کو تو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے منسوخ کر دیا ہے اور زمین پر بسنے والے سب یہودیوں اور عیسائیوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی و اطاعت واجب اور ضروری قرار دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

{جو لوگ ایسے نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتا اور بری باتوں سے منع کرتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندمی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد و نصرت کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں}

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں، جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کا اتباع کرو تا کہ تم راہ راست پر آ جاؤ {الاعراف (157)- (158)}

تو اگر اب بھی وہ اپنے منموغ شدہ دین پر قائم رہتے ہیں تو یہ باطل کا تسک بے دین زندگی ہے لہذا مسلمانوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کے قریب ہوتے پھریں اس لیے کہ ان کے قریب ہونے میں باطل پران کا ساتھ دینا اور اقرار کرنا ہے اور دوسرا بات یہ ہے کہ جاہل قسم کے لوگوں کو ہلاکت میں ڈالنا ہے، واجب تو یہ ہے کہ ان کے باطل کو لوگوں کے سامنے واضح کر کے انہیں رسوا کیا جائے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

چہارم:

اگر کوئی کہے کہ کیا ان کے درمیان مصالحت ہو سکتی ہے، یا پھر کوئی صلح کا معاہدہ کیا جاسکتا ہے تاکہ خون محفوظ اور جنگوں کا سلسلہ روکا جاسکے اور لوگ دنیا میں آسانی سے سفر کر سکیں، اور زندگی میں رزق کمانے کی کوشش کی جاسکے اور دنیا کی تعمیر و ترقی ہو۔

صلح اس لیے کی جائے کہ حق کی دعوت دی جائے اور ان دونوں امتوں کے درمیان عدل انصاف قائم کیا جاسکے، (اگر ایسی بات کہی جائے تو بہت اچھا ہے اور اسے ممکن اور اثر انداز بنانے کے لیے بہت اچھا مقصد ہے لیکن یہ بھی اس وقت ہوگا جب ان سے جزیہ نہ لینا ممکن نہ ہو۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ اس طرح فرمایا ہے :

﴿ان لوگوں سے قتال و لڑائی کرو جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر ایمان نہیں رکھتے جو اللہ تعالیٰ کے رسول کی حرام کردہ اشیاء کو حرام نہیں جانتے، اور نہ ہی دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں﴾۔ التوبہ (30)۔

اور اس مصالحت میں حق کو ثابت اور اس کی مدد و نصرت کرنی چاہیے اور یہ مصالحت اور صلح مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ مداخلت جسے کچھ لو اور کچھ دو کا اصول کہا جاتا ہے کے طریقہ پر نہیں ہونی چاہیے اور نہ ہی اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی کا تنازل کرنا اور اسے ترک کرنا چاہیے، یا پھر اس صلح میں مسلمانوں کی عزت و احترام سے بھی تنازل کرنا چاہیے بلکہ اس میں بھی انہیں اپنی عزت و احترام برقرار رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ہوگا، اس میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بغض رکھنا اور ان سے دوستیاں نہ لگانا ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿پس تم کمزور بن کر دشمن سے صلح کی درخواست پر نہ آؤ جبکہ تم ہی بلند اور غالب رہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ تمہارے اعمال ضائع کر دے﴾۔ محمد (35)

اور اس کی عملی تفسیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں کر دکھائی جو عام حدیبیہ میں قریش مکہ کے ساتھ کی اور مدینہ میں جنگ خندق سے قبل یہودیوں سے بھی صلح کی اور اسی طرح غزوہ خیبر میں بھی ہوئی اور غزوہ تبوک میں رومیوں کے ساتھ صلح کی گئی۔

تو اس صلح کے امن و سلامتی میں بہت ہی عظیم اثر اور نتائج نکلے اور حق کی مدد و نصرت ہوئی اور حق کو زمین میں پھیلنے پھولنے کا موقع ملا اور فوج در فوج لوگ اسلام قبول کرنے لگے ، اور ان کی دنیاوی اور دینی زندگی میں ہر قسم کے عمل پر بھی اس کا بہت اثر ہوا جو کہ مسلمانوں کی قوت و طاقت اور مال کی فراوانی اقتصادی مضبوطی کی شکل میں سامنے آئی ۔

اور اسلام اس تیزی سے پھیلا جو کہ اس کے حق ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے اور تاریخ و واقعات اس کے سب سے بڑے گواہ اور دلیل ہیں ، لیکن یہ سب کچھ اسے نظر آتا ہے جو تعصب کی عینک اس کے دل سے انصاف کی نظر دوڑائے اور یا پھر اپنے کان اس طرف لگائے اور اپنے مزاج اور سوچ و تفکر میں اعتدال پیدا کرے ۔

اور ان سب میں نصیحت تو صرف اس کے لیے ہے جس کا دل ہوا اور وہ اپنے کان بھی حق کے لیے استعمال کرے اور پھر وہ گواہ ہو ۔

اللہ تعالیٰ ہی حق کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے ، اور وہ ہمیں کافی ہے اور بہت ہی اچھا کار ساز ہے ۔